O

ابھی اندر ہی اندر چل رہی تھی
محبت خامشی میں پَل رہی تھی

بہت نازاں تھا اپنے حسن پر وہ
مگر وہ عمر جو اب ڈھل رہی تھی

تمہارے بعد میری زندگانی
نہ جانے کتنے دن بے کل رہی تھی

https://emad-ahmad.com/

اُداسی تھی کہ جاتی ہی نہیں تھی
خوشی بھی ہاتھ اپنے مل رہی تھی

ڈھلی ہے عمر تو کچھ دَم لیا ہے
کبھی یہ زندگی بادل رہی تھی

اُسے گرچہ گمانِ دوستی تھا
محبت فی الحقیقت ڈھل رہی تھی

عماد آیا تھا اک دن شام کے وقت
گیا تو رات بھی بوجھل رہی تھی

https://emad-ahmad.com/